

13253- بیوی اسلام قبول نہیں کرنا چاہتی لیکن اولاد پیدا کرنا چاہتی ہے

سوال

میں پیدائشی طور پر ہی مسلمان ہوں، لیکن تین برس سے پہلے کبھی روزے کے علاوہ کوئی اور عبادت نہیں کی، میں نے پانچ برس قبل ایک امریکی لڑکی سے شادی کی جو کہ غیر مسلم ہے اور اپنے دین پر عمل پیرا ہے، میں اسے شادی سے بھی پانچ برس قبل سے جانتا ہوں اور میری تمننا تھی کہ یہ لڑکی ہدایت یافتہ ہو کر اسلام قبول کر لے لیکن ایسا نہیں ہو سکا، ہم نے اس سلسلہ میں بات چیت کی لیکن اس نے یہ کہا کہ اس کا اسلام قبول کرنا ناممکن ہے یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

وہ بہت اچھی عورت ہے اور اس کے خاندان والے بھی اچھے ہیں، میں جب امریکہ میں رہنے کے لیے گیا تو ان لوگوں نے میری بہت مدد کی، وہ چاہتی ہے کہ اولاد جلدی ہو اور میں بھی یہی چاہتا ہوں لیکن میں جب بھی یہ سوچ دوچار کرتا ہوں کہ میرے بچے دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین پر بود باش اختیار کریں گے تو مجھے یہ عذاب محسوس ہوتا ہے، حالانکہ وہ اس پر موافق ہے کہ بچے مسلمان ہوں اور دین اسلام پر زندگی بسر کریں، اس کا کہنا ہے کہ وہ انہیں اسلامی تعلیمات سے روشناس کرائے گی اور انہیں کسی دوسرے دین کی تعلیم حاصل کرنے سے نہیں روکے گی، وہ دین اسلام کے متعلق کچھ زیادہ تو نہیں جانتی لیکن یہ کہتی ہے کہ وہ دین اسلام کے متعلق وقت سیکھے اور مطالعہ کرے گی جب اسے حمل ہوگا، میں اس معاملہ میں بہت زیادہ خوفزدہ اور غمگین ہوں، اور تین بار اس شادی کو ختم کرنے کی کوشش کر چکا ہوں لیکن ہر بار وہ رونا شروع کر دیتی ہے تو اس کے متعلق میرا دل نرم ہو جاتا ہے، اور میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ میں اسے ایک اور موقع دوں، وقت بہت تیزی سے گزر رہا ہے میرے خیال کے مطابق میں اس سے اولاد پیدا نہیں کر سکتا، اور اگر میں اس سے اولاد پیدا نہیں کرتا تو وہ بہت زیادہ ناراض ہوگی اور ہم ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے چاہے اس وقت یا پھر مستقبل میں، میری گزارش ہے کہ مجھے کوئی مشورہ دیں میں کیا کروں، اور اگر میں اسے طلاق دیتا ہوں تو اس کے مجھ پر کیا حقوق ہیں؟

پسندیدہ جواب

اول :

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ دین اسلام پر پختگی سے قائم رہیں اور دینی شعائر نماز، زکاۃ اور روزہ وغیرہ کی حفاظت کریں اور ان کی ادائیگی کرتے رہیں، اور اس بیوی کے لئے آپ کو ایک نمونہ اور آئیڈیل بن کر رہنا چاہیے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے آپ کے ہاتھوں ہدایت نصیب کر دے اور اس کی بنا پر آپ خیر عظیم حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

دوم :

اس عورت سے اولاد پیدا ہونے کی صورت میں آپ کا اولاد کی دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین پر پرورش پانے کے خوف سے پریشان رہنے سے آپ کا اپنے اور اپنی اولاد کے لئے دین اسلام کی حرص کا علم ہوتا ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کا یہ معاملہ بہت اچھا ہے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ اس اطمینان کو پورا کرنے کے لیے آپ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کریں کہ وہ آپ اور آپ کی اولاد کے دین کی حفاظت فرمائے، اور آپ کو شرعی استخارہ بھی کرنا چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے شرح صدر کا سوال بھی کرنا چاہیے کہ وہ آپ کو اس عورت کے ساتھ رہنے اور اس سے اولاد پیدا کرنے یا پھر اس چھوڑ کر کسی مسلمان جو کہ دین اسلام پر عمل کرتی ہو اس سے شادی اور اپنے دین کے لیے صحیح اور سلیم طریقہ کی توفیق دے، جس سے آپ اپنی اولاد کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے بے خوف رہیں۔

اور آپ یقین سے بات جان لیں کہ جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز ترک کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کا نعم البدل اور اس سے بہتر اور اچھی چیز مہیا کرتا ہے، جیسا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں بھی ثابت ہے۔

آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی بیوی کے اس شدید تعلق سے فائدہ حاصل کریں کہ وہ آپ کو بہت چاہتی ہے، اور آپ اسے اس بات کی وضاحت کر دیں کہ اگر اس کی محبت اور آپ کے دین کی سلامتی میں تنازع ہو تو آپ اپنے دین کی سلامتی کو مقدم رکھیں گے، ہو سکتا ہے کہ یہ کام سے اللہ تعالیٰ کے دین حق دین اسلام میں داخل ہونے کا باعث بن جائے۔

یہ بات اپنے علم میں رکھیں کہ آپ کے لیے جائز نہیں کہ آپ اسے اس کی رضامندی اور اطمینان کے بغیر دین اسلام قبول کرنے پر مجبور کریں، کیونکہ اس کا مجبوری اور زبردستی اسلام میں داخل ہونا اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا جیسا کہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے (311/1)۔

اور کتابی عورتوں سے شادی کرنے کے کیا اثرات پیدا ہوتے ہیں اس کی تفصیل جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (20227) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

سوم:

اگر تو آپ کے وسائل اتنے میاں ہیں کہ اولاد پر ان کی ماں اور اس کا خاندان اثر انداز ہونے کا خدشہ نہ اور اور آپ اپنی اولاد کی اسلامی تربیت کریں اور انہیں دینی اور اخلاقی انحراف سے بچا سکتے ہوں تو اپنی اس بیوی سے اولاد پیدا کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وہ اپنے دین پر ہی قائم رہے، جبکہ اولاد پیدا کرنا بیوی کا بھی حق ہے، اور ہو سکتا ہے ایسا کرنا اس کے لیے دین اسلام سیکھنے اور پڑھنے میں مددگار و معاون ثابت ہو جیسا کہ اس نے وعدہ بھی کیا ہے۔

چہارم:

ضروری ہے کہ آپ کسی اسلامی ملک کی طرف ہجرت کریں جہاں آپ اپنی اولاد کی صحیح اسلامی تربیت کر سکیں چاہے آپ اس بیوی کے ساتھ ہی رہیں یا کسی اور سے شادی کر لیں، اس لیے کہ کفار کے ممالک میں بغیر کسی ضرورت اور مصلحت کے رہائش اختیار کرنا جائز نہیں الا یہ کہ دعوت و تبلیغ یا پھر ایسا علم حاصل کرنے کے لیے جس کی مسلمانوں کو ضرورت ہو اور ان کے ملک میں یہ علم موجود نہ ہو، لیکن اس میں بھی شرط یہ ہے کہ اپنا دین ظاہر اور اسے بیان کر سکتا ہو تو پھر رہ سکتا ہے وگرنہ نہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(میں ہر اس مسلمان شخص سے بری ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2645) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداؤد میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اس مسئلہ میں مزید تفصیل جاننے کے لیے سوال نمبر (13363) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

پنجم:

اور طلاق ہو جانے کی صورت میں بیوی مہر کی حقدار ہے اگر مہر موخر کیا گیا ہو، لیکن دوران عدت رہائش اور نان و نفقہ طلاق کے اعتبار سے مختلف ہوگا۔

لہذا جس شخص نے بیوی کو ایک طلاق رجعی دی تو دوران عدت سے رہائش اور نان و نفقہ بھی حاصل ہوگا، اور اسی طرح وہ اس مدت میں زوجیت باقی رہنے کے باعث خاوند کی وارث اور خاوند اس کا وارث ہوگا۔

طلاق رجعی والی عورت کو رہائش حاصل ہونے کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان باری تعالیٰ ہے:

• (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت سے کہو کہ جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو، اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، جو شخص اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا، تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے۔ (الطلاق (1))

تو اگر خاوند عدت ختم ہونے تک بیوی سے رجوع نہیں کرتا تو پھر نئے نکاح کے بغیر وہ واپس اس کے پاس نہیں آ سکتی۔

اور جس نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دی تو اس کی بیوی کو دوران عدت نہ تو رہائش ملے گی اور نہ ہی نان و نفقہ لیکن اگر حاملہ ہو تو پھر ملے گا۔

اور طلاق بائن کی دو قسمیں ہیں: بیونہ صغریٰ اور بیونہ کبریٰ۔

بیونہ صغریٰ یہ ہے کہ: دخول (رخصتی) سے قبل ہی طلاق ہو جائے، یا عوض میں طلاق ہو۔

اور بیونہ کبریٰ یہ ہے کہ: تین طلاقیں مکمل ہو جائیں۔

طلاق بائن والی عورت کو نان و نفقہ اور رہائش نہ ملنے کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے جسے امام مسلم نے روایت کیا ہے:

شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور ان سے ان کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگیں:

ان کے خاوند نے انہیں طلاق بتے (بائن) دے دی تو میں نے نان و نفقہ اور رہائش کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مقدمہ پیش کیا تو نبی صلی اللہ وسلم نے نہ تو میرے لیے نان و نفقہ اور نہ ہی رہائش کا فیصلہ دیا، اور مجھے حکم دیا کہ میں ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں اپنی عدت پوری کروں۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1480)۔

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ:

انہوں نے کہا: تو میں اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو وہ فرمانے لگے: تیرے لیے نہ تو نان و نفقہ ہے اور نہ ہی رہائش۔

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے:

تیرے لیے نان و نفقہ نہیں لیکن اگر تم حاملہ ہو تو پھر۔

واللہ اعلم۔